ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

سراپا احسان خدا کے سراپائے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

شد مطبوع

[illegible]

سنہ ہجری [illegible]

بفرمائش حافظ محمد نظام الدین صاحب تاجر کتب زاد اللہ منفعتہ

در مطبع مصطفائی محمد حسن خان [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد شب غم کی او چھٹا یا ستم | مرحبا اے طالع بیدار مبارک ہو سحر
مژدہ اے دل کہ ہوا نور جہاں پیش نظر | بارک اللہ طبیعت کا ہی ناک [illegible] کر

گر نہو پا ادب تو مجھی کچھ دعوی ہے | سجدے کرتی ہیں ملایک کا وہ رتبہ ہے

آج کس موسم سی مندام سخن آئی ہیں | مسند ہیں تنگی محفل ہیں انچھا جاتی ہیں
تنگی بزم جہاں دیکھکی گھبرائی ہیں | کہ ادیکھ گرہ ارض کا اوٹھواتی ہیں

یہ بڑا کوکبہ شاہ سخن اقدس کا | تنگ ٹہیرا جسی خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکہائیں ہیں طبیعت سی کشائش کتنی | عالم نور میں جوڑ آتی ہیں نمایش کتنی
حل کیے غنچہ خورشید سی گتھی کتنی | عقد پروین سی آئی ہی ہیں سمٹی کتنی

سال وکانند ورق مہر درخشان ہی کا | دست بہ نور عطارد میں قلم ان ہی کا

یون تیرا مسند نشین جو قلم رعنا اور
بال پروانہ سی جیکھون پریشانی ہی

صبح ہی حسن سی گل شوق عشق ... ہو
آہوے شوخ ہی کیا کبک خرامان کیا ہی

کوئی شاخ آہو ... جلوہ گر ... چمن ہو
کوئی سرخاب ... کبک دری ... چمن ہو

جوش میں ... مضمون کی ہی طغیانی
سخن صاف سی اس ... حیرانی ہی

عقل ... الی لکھا جسکو ... زبانی
صاف آب آئینہ ہوا آشنہ پانی پانی ہی

اس میں ... طبیعت جو کوئی ... گھبا
شکل ... نقش کا جمنا ہی ... جا کر

آج گلشن ... سی گلزار سخن ہی پیدا
عالم نور ہی یہ گلشن رنگین ... جدا

جب کھلا غنچہ تو دروازہ کھلا جنت کا
سایہ ہر نخل کا ہی آئینہ عکس نما

ہر شجر شمع ہدایت ہی ... گلی ہی
نام ظلمت نہیں ... لالی کی ... آنکہ

سطر سنبل گل ... حرف ہی غنچہ ...
طوطی بولا مری خامہ کا میان شعرا

کاغذ مشق ہی اک سبزہ چمن تختہ کا
کیون نہو آج مین لکھتا ہون سراپا کسکا

جسکو گلدستہ باغ ابدیت کہیی
خسنہ صبح بہار احدیت کہیی

گیسوے حور قلم ہوگی ہی خامہ ...
یا اوڑ آئی ہی فردوس سی شاخ شببو

شاید آراستہ ہو جائین سخن کی گیسو
کہ شب قدر مین ہر سمت اوڑی مشکین بو

یا لکھون جامہ نرگس سی ... آ
... نرگس ... قیامت مین ... نامہ ...

روشنائی بھی بنا لیجئی گر ہی منظور
گوندلین شجرہ طوبی سی ہو جتنا کہ ضرور

پھر نہیں ... کا جبرئیل امین ...
پانی ہو چشمہ کوثر کا ... صاف ...

... عیسی کی لئی ہو ... یعقوب ...
شمع افروختہ طور سی ... کا جل

رنگِ شنجرف کا ہی اب کوئی ساماں کیجی | لالہ زار اپنی سخن کا چمنستاں کیجی
شنجرف کو سانپ بازِ مرجاں کیجی | لعل کی واسطی تسخیرِ بدخشاں کیجی

۱۱ وقت ہی پر یہی ارادہ ہی مرا شنجرف کا | کہ شفق پر بھی انجمن گردوں کا | یا

اور کاغذ کا تو ہی عجب انداز کیا | پردۂ چشم کو قرطاس جدا ساز کیا
کھینچی تصویر اوسی جلوہ گرِ ناز کیا | جو مِ لون ہاتھ میں اپنی عجب اعجاز کیا

۱۲ شعلۂ طور کا کیا خوب کھایا نقشا | خاکہ انگارہ کفِ دستِ یدِ بیضا ہی | یب

کیوں نہ سو جان سی ہو گلزار جہاں عشق | محو رنگینیِ تصویر سراپائے بشر ہم
یہ وہ صورت ہی کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی | ہی یہ تصویر مقدس کہ ازل میں جو بنی

۱۳ ناز سی خامۂ قدرت نی کہا اوس کی | اور تصویر یہ بولا او ٹھی کہ الحمد میں | یج

کیسی تصویر کہ ہی صبح بہار امکاں | کیسی تصویر کہ ہی آئینہ پردازِ جہاں
کیسی تصویر کہ ہی لوح و قلم نور افشاں | کیسی تصویر کہ جس آپ مصور حیراں

۱۴ کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتی ہیں | کیسی تصویر کہ سب جل علیٰ کہتی ہیں | ید

کیسی تصویر جسی کھینچی نقاش ازل | خود لگا کہنی کہ ہر وصف میں تو ہی افضل
تیری صورت سی کھلی معنیٔ ما اول دل | انبیا شرح مفصل میں تو ہی مجمل

۱۵ تو ہی خورشید تیری سامنی انجم ہیں نبی | تیری شمسیہ سی تقویم کہیں قطبی ہی | یہ

تو ہی اور نفسِ تو سلیماں خاتم | فکر یحییٰ ہی تو ذکر زکریا ہر دم
خلقتِ خاصِ خلیل و برکاتِ آدم | شکرِ یعقوبی و صبرِ دلِ ایوب بہم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری | آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

واں تصویر ہی جسم حق کی تسبیہ تصویر — ہی دل جان سل عظم یہ تصویر

بس آئینۂ وحدت میں ہی جسم تصویر — عالم نور ہی سر الغیب ہم یہ تصویر

17 سایہ نہ تہا ہی نہاں آپکی قامت کے لئی — پردہ ستاری تہی ہی یہ حرمت کی لئی — نیز

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہی — سایۂ حق وہ دو شہ منزلت والا ہے

اوسکی قامت کو بہلا سایہ سنا کیا ہی — یہ ہی محبوب جو لاثانی ہی دیکھا ہے

18 لا کہہ عاشق ہوں مگر لطف و محبت نہیں — ظل حق ہو تو ہو ظل نہیں ممکن ہے — نیز

قد کی اوصاف کہو یاد نہ بہولو سجدا — سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا

آب آئینۂ باطن سی وضو کر کی ذرا — ادا تحیت کرو نیت صادق سی روا

19 اور شہ کرسی جو لی تعظیم سی طاعت ہی یہ — قد و قامت نہیں یہ نعرۂ قد قامت ہی — ایضاً

عرش کرسی جو بچہائی ہی مراد ہیں رسا — ابہ بیان آمد مضمون ہی کہ وہ حق لیوے

ای فلک فکر باندازۂ ہمت ہی بسا — تو وطوبیٰ ز من و قامت محبوب خدا

20 ان مثالوں سی تسلی نہیں ہوتی ہی کہ — یعنی کچھ قدر نہیں آئیہ بالا کی — ایضاً

راستی جوہر آئینۂ ایمان ہی دلا — حد ہی ایمان سی کہ وہ قد ہی الف نما

دیکھی دونوں الف اوسکی تو کہلا یہ نکتا — ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹہرا

21 سر نمایان حدوث و قدم اوسکی عضو — دو سرا اوادنیٰ یمن ایک تیغ دو سر — ایضاً

سر اقدس ہی حباب لب دریای قدم — درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرہ نم

جسم احمد کا ہی وہ آب حد سی منقسم — یہیں حدوث اور قدم ہیں گریباں باہم

22 قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ایم ہمہ — بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ — ایضاً

[illegible]

لی ہمت کی کہ آپ لی اپنی سر پر — مغفرت کیون نہ بڑی ناز سے یہان آ کر
دن کئی جاتی ہین کہ شب وصل شہ ناسی مضطر — زلف مشکین کو دکہا کر یہ کہین سنبر

۴۳ ہان چلو حشر کی بازار کا سودا دیکہو — نقد سرمایۂ امت کا سیاہ دیکہو — کہیں

سایہ ہی فرقِ ہمایون پہ جناب حق کا — پر و بال فرشتہ پر نہین کہولی جیسی ہما
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما — تخمین سرکار پہ سلطان حسن نسب کی شا

۴۴ کشورِ گل کا پیچ و خم سے سرفراز ہے — نہ ختن ہی نہ خطا ہی یہ عنبر سر سے — اکر

خوش نویس ازلی کا قلم نادرہ کار — ہر رگ و ریشہ سی ہی صاف یہ سب تھا
باغبانِ ارم کا نہین ای آیتِ زار — زلف سر خط ہی کہ لکہا ہے بخط گلزار

۴۵ کوچۂ خلد نظر آتی لگا دنیا مین — خوب فردوس یہ لکہا ہی خط طغرا مین — اکر

رخ پر نور کا ہی کاکلِ شبگوں سی ظہور — دیکہلو دامنِ صبح سی لگی تل شعلہ طور
سنبلی مین ہی عیان جلوہ ماہ پر نور — ابر رحمت مین ہی خورشید قبا مستور

۴۶ شب معراج مین ہی شمع تجلی روشن — لیلۃ القدر مین ہی نور الٰہی در ز — اکر

وصف پیشانی مین ہوتا ہی قلم سر بزمین — لوح بسم اللہ ابرو جیسی کہی ہی تعیین
مصحف گل ہی رخ خاتمۂ نسخۂ دین — سورۂ فاتحہ مصحف گل ہی جبین

۴۷ یاروں کی غنچہ مین کہی ہی شگوفہ نرگس سے — پڑہی دیباچۂ گلستان ارم کا کس سے — اکر

ای فلک تجکو دکہائی نہتی یہ پیشانی — اگر ہی تکڑی ہی قسم مہر بانی
نسبت ذرہ و اختر بہی نہ تولی جانی — جیفہ کم باگی دربار گہ سلطانی

چاندنی برج قمر مین کتان کی چمکی — نہ لگی خانۂ خورشید مین جت شبنم کی

ہیں جو ابرو کی سیہ زیب حسین الوجہ — طاق باجانہ خورشید کی آن ہیں نظر
فتنہ ابرو کا دیکھا ہی عطارد لکھکر — سیر تو تیغ ہی مریخ کی ہو دو پیکر

۲۹ خواب میں بھی جو در مہ جبین دیکھی — مشتری کی تو ہیں کنعان کے نسل بوجہا — کط

دیکھو ہم پہلو پیشانی انور ابرو — ہیں اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو
آبروئی ہم خنجر میں ہیں مشہور ابرو — موج دریا کی تجابت میں ہیں سطر ابرو

۳۰ دیکھی آئینہ ماہ میں تصویریں — یا کہ بجلی سر بدر میں شمشیریں — ل

ایک شکل مخفی ہی یا ہیں دو ابرو سیاہ — کہ نظر آتی ہیں تب عنبرینا منشا
ہیں عجب نام خدا سجدہ خاص کی داہ — الف اسم چھپاتی ہیں یہاں بسم اللہ

۳۱ لفظ و معنی میں چھپا ابرو کی طاق ہوا — الف طاق چھپا یا تو عدد طاق ہوا — لا

رنگ جو کا ہی تو شاہیں ترازو ابرو — مردمک سنگ ہیں اور پلہ ہیں چشم بجو
آنکھ پھر جاتی اگر جانب ابرو دستہ مو — صاف کہتی ہیں میزان قیامت کس کو

۳۲ ہیں پردہ جو ہماری معشوق کا یہ بگاڑ دیکھی — مردم چشم کہیں ہمنی اسی تول کر — لب

رنگ ہی کا تو خلش سی نہیں دشمن کو نباہ — ابرو شاہین ہی تو پھر صید کا ہی یا ما
مردم چشم ترازو جو کری تیر نگاہ — قدر اندازی سخن لیکن یہ ماشاء اللہ

۳۳ چشم عیار کی ہوں گیسوی الطاف لب — نظریات سی لی بچرہ ہی سرکان الطلب — لج

طرفہ مضمون ہی یہی پیش نظر ہوا نگاہ — منتظر چشم سی کی پر بھی ذرا کبھی نگاہ
ایسی نرگس کہیں چمن بھی نہ ہی باد اللہ — چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشاء اللہ

۳۴ لا کہہ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ ہی — چشم بیمار کی سخن کو نظر قیدی کی — لد

جمادی الاخر ۱۲

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جو ہر سی | صفحہ پر سیم کی لکھیں جیسی کی زر سی
جلیں اکسیر کی بولی ہیں سنا اکثر سی | بوتہ چشم سی آنچ پہنچ اندر سے

۳۵ صدق ہی حالِ سیہ بختی کی گوا | دہیلی آنکھوں کی نہیں ہیں پتلیاں کالی — لہ

گو رخ نور تہِ زلفِ شبِ تار مستور | کہیں دن ہو کی سی ہی چھپی تو سحر ہو کافور
رنگ گل اوسکی صبا سنکی چمن میں گذر | ہی گل سی کہ ہوا ہو نہ شہر میں مشہور

۳۶ گوہر وصف سی گر دامن دریا پر ہو | یوں تجلی سی کبھی ہو نہ کہ لبریز ہو — لو

سرفراز گوشِ فلک گر چہ تشبیہ ہی تیز | چشم کا ہی یہ اشارہ کہ کرو اس سی گریز
ہی زمین کعبۂ ابرو کی بڑی مردم خیز | رخ کی مسند انہیں ہر ایک فرد ہی حسن انگیز

۳۷ گوش دینی کو ہی پلکی سب گیتی ہی تیز | قطبِ اوج رصاحبِ الغایب یہان سی ہی گریز — ز

آب آئینہ خد میں منور سے مگر | سوج اور اٹھی ہی جسی ہی پہچہی ہی جہاں بشر
یوسفِ حسن کا معراج ہی یا شب نظر | اور تشبیہ کہوں اس سی ہی جہیا لا اثر

۳۸ خد کی آگی الف سا نقطۂ ضد امتی ہی | واہ خود بینی یہاں عین حجاب ہی ہی — ہی

چشمہ فیض ہی حضرت کا لبِ جان پرور | تلخ یا دام وہ ہنسی ہی لب گوہر
شاخ ہی ابرو خم چشم مبارک ہی ثمر | اب کہوں بات یہی کی کہ یہ سب گوہر

۳۹ ہی حیرت ہی کہ اوسکا نہیں سایا دیکھا | دیکھی رخسار تو حز نور خدا کیا دیکھا — ط

چشمۂ مصر سی اس بحر میں اوٹھتی ہی | صفحۂ ماہ تلک گشت قلم سی شق ہو
وصفِ رخسار ادا کرنیکا جہیں حق ہو | رنگ رخسارِ سحر سا منی جسکی فق ہو

مطلع صبح بیاضی ہی کی نورانی ہے | حسن مطلع یہہ مگر فرد ہی لا ثانی ہے

رو برو آئی جو آئینہ تو اک سکتا ہو | شمع کی ہی یہ روشن اور رخِ زیبا میں جو آئینہ ہو
شامت آ جاتی ہی جو خورشید کو سودا ہو | ہو رہو جائی کہیں قیصرِ حسن گر سودا ہو

۴۱ سحر ہو یا ہو جو تمثال مقابل اُن کی | چرخ پر سورۂ یوسف کو لکھا تھا ہمیں ا

رو برو جلوۂ خورشید کی سایا کیا ہی | سامنی شمع رخ کی اندھیرا کب تھا
ماتھا نور سی دیکھ کی پرتو نکلتا ہے | اسی ہونی میں ہلال آپ کی شہبائی تا

۴۲ کوئی تعبیر تو روشنی گہا ہی زبر یہ | نور رخسار سی جو تو نہیں سایا ہی اگر ب

لب شیریں ہی کہ اعجاز نہیں جاں بخش | بیاں کیون صفت قلم ہی ید بیضائی سخن
سورۂ مریم سی ہر چند مسیحائی سخن | ٹھہری ٹکڑی ہی مگر غایت زیبائی سخن

۴۳ کار دی کھینچ جو شہنا ہو شہ و روانی صحم | اور قطعا جو وہ حلوا ہی تو مقراض حج ج

لب جاں بخش کی تشنہ دم عیسیٰ سے | دے دم دیتی ہی گر چہ تجلی سے
آب حیوان نہ کہا خضر نے گو پیتی رہی | اب خط رہ گئی خورشید کی ہو سو لے کر

۴۴ ہون یاقوت تو وہ باتیں یاں میں ہار | لعل سمجھون اوسی آنکھین ہی پتھر ایسے د

مرحبا اے حرم رسول عربی | دل بہا را لبی ہی اثر مردہ زنی العجب
نوشدارو ہی نہیں ہر مسرت طلبی | فیض یاقوتی لعل لب جان بخش نبی

۴۵ اور جو دندان مبارک کہ وضو کا ہو تری | نور دل کی لگی تشنہ تار تسنیم سی ہ

فکر وصف در دندان میں کیا سارا دن | رات بھر جاری ہی گنتی ہی ہی منتہی محسن
جسکی تشبیہ نہوا اوسکی صفت کیا ممکن | یوں ثابت ہی کہ سیارے میں وشن لیکر

۴۶ غور سی دیکھو تو ہیں سینکی جالی | یا لب بحر گردون کی تجلی اشرار و

عجب ساحل بے تشنہ وارد کر | آیا دامن میں لی گردش گوہر

پانی پانی میں ہوا جوش مروت سے | معنی تازہ طبیعت سے ابلی ...

۴۸ گرد جس قطرہ ساحل نہ اٹھا | ورنہ ... تربت ...

قال لی مصحف عارض سے ... | تو طلاسین انا سینہ ...

رنگ سے خون ہوا سینہ ... | طور سینا ہے یہ سینہ ... موسی ...

۴۹ ... سالک ... | ذکر ...

الف بسم ہے ... | ... غفار کی ...

نامہ بخشش امت ... حضرت کی زبان | نقطہ ... بسم ...

۴۹ نامہ ملفوف لبوں سے ... | ای لفافہ یہ خط ...

ای سخندان ... | مل گیا خاک میں جو چشمہ آب حیوان

پوچھی میں ... جگر ... | درج یاقوت میں ہے ...

۵۰ مثل حقہ کی ... | پستہ کی غنچہ ...

کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کبھی | کوئی کہتا ہے ملاحت کا نمکدان کبھی

خضر بولے کہ اوسے چشمہ حیوان کبھی | اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کبھی

۵۱ جس جگہ گذری ہے ... گرہ بادہ ... | واقعی یہ تو ...

غنچہ لب ... | گفتگو ...

میں شگاف قلم ... | جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون

سر [illegible] ... | اسم اعظم کا مگر ... سمجھا

خط کو کیا خط نے شکست قبل الصدا کہیے | خط یاقوت لب حضرت مشکین کہیے
بالکہ فرمان خدا خط طغرا کہیے | اور یکجہ نہ سہی خط شفا کہیے

۵۳ خط کی جو داری کی الفت کی خطا کہیو | ہی شفاعت کی سند خط مشفع کہیو | نج

مصحف رخ پر نور ہی قرآن کا پہلا نسخا | آیت ابروی ہی جیسی خاص مستثنیٰ لکھا
مصحف ازبسکہ تھا مضمون حسن کا نکتا | اسلئی حاشیہ لکھا ہی خط زنگین [illegible]

۵۴ رخ جو ایمان ہی تو اک جزو ہی ایمان کا | اک حاشیہ سیہ ہی سی قرآن کا | [illegible]

نقطہ پاک الف صاد ہی چشم زیبا | لام گیسو ہی سر مو نہیں ہیچ فرق صلا
چہرہ سرہی خط گلزار سی عنبر لکھا | کہ وہ ہی اصل ہی خلقت دین و دنیا

۵۵ جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کہیے | دیکھیں تضمین بہت اک نئی تضمین کہیے | [illegible]

لیلۃ القدر میں گیسو کی مجھی وہ میاں آیا | اسکی تعظیم کو خم کعبہ ابروی دلا
یہ کھلا دین میں ظاہر کا اور باطن کا جدا | کہ مصلی نگہ پاک ہی جا خط ہی مسندا

۵۶ زیر رخسار مبارک جو چلا ریش لطیف | رحل ہی سیپارہ کھلا رکھا ہی ان [illegible] | [illegible]

لوکالی ہی یہی روشنی طبع دلا | شمع کافوری گردن کا دکھا دی جلوا
نہیں واں کی بالا ہی مگر فکر رسا | پر جہاں جلتی ہیں جبرئیل کی اندیشہ کجا

۵۷ سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہی | آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلہ ہی | [illegible]

بارک اللہ وہ گردن ہی کہ فوارہ نور | جس سے دی عرق شرم میں ہی شمع طور
کیوں نہ اس شکل سے بیٹھی ہی بہشتی حور | گردن عجز جھکائی ہی یہاں حق سے ضرور

حق تو یہ ہی کہ نہ گر جاتی ایسی آنکھ | خلد میں شربت دیدار حق آنکھوں سے جا

بال کردن یہ جھکائی تو ہوا یہ روشن | کہ شب فکر میں افروختہ ہی شمع سخن
ہی یہی کس لئی ہی خامہ ایجاد او حسن | انتخابی ہی من اشعار بیاض گردن

۵۹ ہر شب وہ درخشندہ شستہ بستر ہوئی | تا کہ مسودۂ گیسو یہ بیاض آوردی

سخن مہر نبوت ہی عجب سر تا سر | تماشی مہر دہن ہی یہ ہوا ہون شنید
مہر کی پشت کی نقش و نسخی سبھی [illegible] لکہ کر | کہ ہوا نامہ پیغامبری ختم اوسپر

۶۰ آئی اس پہ جو منکر ہیں نبی گمراہ | ختم اللہ علی قلوبہم [illegible]

مہر انور کی جو معلوم ہوئی حرف تمام | کلمہ اوس مین لکہا تہا نہین کہتا ہمین کلام
راست دعوی غسلی دین اسلام | اسکے کو مہر شہادت ہی مگر مین دو نام

۶۱ نہی اعزاز کی یہ مہر ہوئی عالمگیر | اسکے سکہ مین کہیدا نام شہنشاہ و وزیر

نام حضرت کی نبوت ہی نگین ایسی کنار | مہر ہی معجزہ خاتم بہت خاص ہے
کوئی فرعون سا گر منکر پیر ہو اگر | تو بزیر دست ہی مہر ید بیضا ہے

۶۲ اور بیرون ہی اگر کفر کی طغیانی ہو | شیشۂ دل پہ ہی مہر سلیمانی ہو

دست رنگین کی صنعت بار خدایا کہ | شاخین کلین جو کہون شاخ گل رعنا ہے
ہمسنوا طعہ اس باغ مین جب سے تنہا ہی | بلبل طبع ہزار کا یہان غنچا ہے

۶۳ ہاتھ باندہی ہوئی حسرت کی کرتی ہی یا ادب | دست گلچین کی یہان دست گل کہتی ہی [illegible]

ہاتھ کہنچا ہی مصور نی یہان نگ بے قرار | قلم انگشت شستہ ہی کف افسوس مرون
ہر مری خامہ نی جب صفحہ کو تختہ بدلی | سینہ ذکاک عطارد ہوا حسرت سی شق

رنگ بر لعبتان ہر ساتھ کی سب اک جا ہو | میری ہاتھوں تصدق ہونی ہو گا [illegible]

٦٤

ہاتھ سی جسکی جاری ہی احکام خدا — دستِ تقدیر سی وہ دست ہی گریبان نما

ہاتہون ہاتھ ادسی ادا کردی سبہی مین قضا — دوسکو ہاتہ تہا رہی جس لبِ انصاف اوسکا

٦٥ ید بیضا کو اگر داغ حسد ہی تو رہی — کیون ید اللہ اوسی قوت بازو کہی — سہ

پہ چھپانی سی ہاتھ کی جہرجی انگشت — آبلہ جلکی ہوا جیا لی سفیدی کھیر

لاجرم خامۂ قدرت نی بہر از رنگ دگر — شعلۂ طور کو کی ابجملہ حکمت یا کر

٦٦ خوب زردی سفیدی کا تماشا دکھا — بر شفیعہ نم برشت ید بیضا دکھا — سو

بند دست آپکا ہی یا کوئی خمسہ کا بند — طبع استادِ ازل ہی ہی عجب نازک بند

انگلی ہر ایک ہی زرہ مصرع موزون و بلند — انگلی رکہہ سکتی نہین جس پہ کہین دانشمند

٦٧ مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہی — اس مسدس کی شرف کو یہ مخمس بس ہی — سنز

پنجہ خور کی شش و پنج سی ہونا کیا ہی — بیگمان پنجۂ پر نور ہی یکتا ہی

بسکہ ہر عضو مین وحدت کا یہان جلوا ہی — شبہ ہر انگلی پہ انگشت شہادت کا ہی

٦٨ دیکھکو کہتی ہین ناخن کا کف دست کمال — ہی یہ جان بدر نکہی انگشت نما مثل ہلال — سح

روشنی ہی اسی یارب کہ میرا دل ہی سیاہ — ماہ کہتا ہی کف دست کو شک ہی گناہ

مہر انور ہی ہتہیلی مہ نو ناخن شاہ — در نو جسوقت مقابل ہوئی اللہ اللہ

٦٩ ہمنی یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا — اک گہڑی مین مہ نو کو مہ کامل دیکھا — سط

کون لکھی صفت سینۂ صاف گستر — دست پر سینہ مین حسرت سی یہان جن و بشر

اور ہی تختہ ہین کرسی ہی جسکی ہو کر — لوح محفوظ ہی یا عرش خدا پیش نظر

صدر ایوان رسالت کا یہ جو سینہ ہی — صورتِ علم لدنی کا یہ آئینہ ہی

بال اگنیہ تن پر نہیں واللہ مگر ۔ خط باریک ہی اک سینۂ نورانی پر
کیون نہو سینۂ بیکینہ بہار دیگر ۔ سایۂ سنبل جنت ہی بروی کوثر
۷۱ خط مشکین لب سینۂ انور کہیی ۔ آب آئینہ مین یا موج عنبر کہیی حا

سینہ پر حضرت موسیٰ کی پڑی جب کہ نگاہ ۔ دل کی وادی ہی ایمن وادی ایمن کی راہ
جادۂ راہ سی جبریل مگر تھی آگاہ ۔ بولی دیکھو یہ ہی خس پوش تہ خط سیاہ
۷۲ رہنمائی کو یہان خضر دل حق جو ہے ۔ کیا ہوا سینہ کا میدان جو مقام ہو ہے عب

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی بال جبریل ۔ اور ہی فکر رسا سیر دو عالم کی کفیل
نخل پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل ۔ ہی بجا معدوم لفظ عدم ہی جو قلیل
۷۳ قاف تک ہمنی بہت کی جو ہوئی تگ و دو ۔ کمر دیکھنی ہین پر ایسی کہ عنقا ہی عج

اس جگہ پر غلط اور وہ کمر کا ہی خیال ۔ یہ ہی سرمایۂ اقبال تو وہ ہین اک بال
خود شجاعت نہیں جب سامنی اوسکی کر بال ۔ پھر شجاعون کی کمر سی اوسکی کیا دیجی مثال
۷۴ سنکی اوصاف شجاعان جہان کی کمر ۔ جیتی میدان مین جو آئین تو ہزار جائین عد

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتا ۔ لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علی
واو کیسا کمر وان پر یہ خط نسخ کہا ۔ کمر یار کو معدوم ہی سمجھی شعرا
۷۵ نہین ثابت قدم اس تیغ سی ہستی شاہی ۔ یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سی نجات الا ہم عہ

سر عالم ہی فدای قدم پاک نبی ۔ وصف مین جسکی سخندان کی لگا کہنی جی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی نری ۔ نہین چلتا ہی لگی پانی قلم مین مہندی
۷۶ سبزۂ انوار یہان کیونکہ سخن کی تشبیہ ۔ اوفیا جسکی مقابل مین وہ زانو بہ شبیہ

کعبۂ دین ہی یہ قبلۂ ایمان ہو تو — آنکھ پابند ادا عشق میں انسان ہو تو
ہین غم برس پایان یوسف اخوان ہو تو — وقف پامال ہوئی مور و سلیمان ہو تو

۷۵ مشک بلبل کی ہی راہ نیاں کا شمیم — فرش ہوئی گلشن قالین کا ہی مخمل شمیم غ

گل تر مسند صفائی قدم دیکھ سے — شاخ نسرین ہی خجل ساق کی نکہت او تو
بوٹ پر کھلی گرچہ ہر اک چھلو ترے — کھل گئی قلعی مگر آئینہ زانو ترے

۷۶ ہی سکندر کو بھی حیرت عجب آئینہ سے — طوطی کو سکتہ ہوا کیا غضب آئینہ سے ع

بزم میں تذکرہ پای تی گر سین کا — شمع کو رشک سے جل جا ہی مگر سر او تہا
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے — گرہ ابروی خم بان کی حقیقت کھل جا

۷۷ ماہ نو گر کہیں بیعت کی خمیازہ کرے — ناخنہ چشم فلک میں خلش تازہ کرے عط

تو مبارک ہو قدم بوسی حضرت محسن — کس کو ہوئی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہیں باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن — آرزو اتنی ہی سیر روز قیامت محسن

۷۸ سر کی بل جاؤں جو نقش قدم سرور کی — صاف محشر کی زمین کھلوں اوٹھا کر سر ف

ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور — یون ہی پادشہ بارگہ عالم نور
تو سراپا ہین دو وہم عوض حور و قصور — مین کہوں واہ مجھی یہ نہیں ہرگز منظور

ق منت حاضر ہی مگر اسکی تدبیر نہیں — کھولی دامون نکی یوسف کی یہ تصویر نہیں ۱۰

تمام شد پردازی بلبل خوش خوان چمن طبع مصنف در گلشن تاریخ تصنیف سراپا

حلیہ اشرف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶ سنہ ۱۲

سراپا زیبائی و همه تن رعنائی گرد سر شاهد سخنی است که حله صدق در بر و تاج صفا بر سر دارد
اعنی سخن نعت شیرین سخنی که حضرت سخن آفرین خود سخن سنج ثنای وست و روح الامین پروانه شمع
زیبای حرف منقبت سراپا نور خدای و قلیس سراپا قصور که سر از پا نشناسد سر آن داشت که بمدح
گوهر نظامی که از لب محمد محسن کاکوروی به نعت آن افصح بنی عدنان که ما ینطق عن الهوی حرف
از دفتر مدایح بی انتهای او و ان هو الا وحی یوحی صفت وصفیست از جملهٔ وصفها کلام زیبای او چکیده
زیور گوش سخن فهمان گردیده لب گشاید اما حیرت محض لب بست و کمی خبرت پرده روی مطلب سبحان الله
مقبول کلامی که قدسیان شمع رحل علی و علویان غلغله سبحان الله بگوش سخنور میرسانند و آیه حسن ان
ان الله یحب المحسنین در شان آن محسن آفاق مختص میدانند آشفتگان جمال محمدی
دلبستگان حلیه احمدی را مژده باد که چنین جدیده جمیله از حجله نظر فریبی آمد و پا در راه ظهور نهاده نگه
دلبری بسته و دست نگاه بالا گشاده یعنی حافظ محمد نظام الدین جوش سراپا دانش و همه هوش
متوطن کول حفظه الله تعالی که تمام همتش در تحصیل مثوبات مصروف و باحراز ذخایر حسنات مشغوف است
خواست که همه اخوان مسلمانان از تحصیل شرف ثواب زیارت تصویر با تنویر سراپای رسول اکرم صلی الله
علیه وسلم محروم نمانند آن جمیله سدسی اکه بنشش جهت عالم نظیرش در قوت متخیله نیاید نشاط افزای
مجله المطابع نماید لاجرم محمد حسین خان که بحسن عقیدت و صفائی طینت نظیر خود ندارد در مطبع
مصطفائی بمشاطگی خوش قلم عطارد شیم محمد نور شاه که قلمش شعله طور و رقمش شعشعه نور
دایره هائی فنا بیش همسری با آفتاب دارد و سواد روشنائی حروفش داغ بر دل ماهتاب میگذارد
بحلیه طبع آراست و از النسخه که خود بقلم مصنف باجازت طبع ترقیم یافته نقل گردیده و
بتصحیح تمام سیوم حج سنه ۱۲۹۰ هجری روز یکشنبه بزیور انطباع پیراست و الحمد لله اولا و آخرا تمت